احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

جمعرات 4 جون 2015ء

روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعرات 4 جون 2015ء 16 شعبان 1436 ہجری 4-احسان 1394 ہش جلد 65-100 نمبر 127

اللہ کی خاطر

حضرت معاذ بن انسؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جس نے اللہ کی خاطر کچھ دیا اور اللہ کی خاطر ہی روکا اور اللہ کی خاطر محبت کی اور اللہ کی خاطر دشمنی کی اور اللہ کی خاطر کسی کا نکاح کروایا تو اس نے اپنے ایمان کو مکمل کر لیا۔

(جامع ترمذی کتاب صفة حدیث نمبر:2445)

اخلاق عالیہ صحابہ کرامؓ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

فتح مکہ کے بعد مسجد حرام یعنی خانہ کعبہ کی توسیع کا معاملہ پیش ہوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تحریک فرمائی کہ وہ لوگ جو خانہ کعبہ کے قریب ارد گرد گھروں میں رہتے ہیں وہ خانہ خدا کے لئے خالی کر سکیں تو اُن کو گرا کر مسجد حرام کو وسیع کر دیا جائے۔ وہ بیچارے ایسا نہیں کر سکے کیونکہ اُن میں دوسری جگہ گھر یا مکان خریدنے کی استطاعت نہیں تھی۔ اس وقت حضرت عثمانؓ کام آئے۔ انہوں نے دس ہزار دینار کی قربانی کی۔ اُس زمانے میں یہ بہت بڑی مالی قربانی تھی جس کی مدد سے ان لوگوں کو دوسری جگہوں پر مکان خرید کر دیئے گئے جو خانہ کعبہ کے پاس آباد تھے۔

حضرت ابوبکرؓ کے زمانے میں مدینہ میں قحط پڑ گیا۔ حضرت عثمانؓ کا تجارتی قافلہ سب سے پہلے مدینے پہنچا اونٹوں کی قطاریں کی قطاریں غلہ سے لدی ہوئی تھیں۔ مدینے کے تمام تاجر اکٹھے ہو کر حضرت عثمانؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا بے شک منہ مانگا منافع لے لیں اور یہ قافلہ ہمیں بیچ دیں۔ دس ہزار درہم کی مالیت پر بارہ ہزار درہم کی پیش کش ہوئی حضرت عثمانؓ نے کہا کہ مجھے اس سے زیادہ منافع ملتا ہے۔ میں اتنے میں نہیں دے سکتا کسی نے کہا کہ ہم پندرہ ہزار درہم دیتے ہیں یہ غلہ ہمیں بیچ دیں۔ انہوں نے کہا کہ مجھے اس سے بھی زیادہ ملتے ہیں۔ مدینہ کے تاجر حیران تھے۔ انہوں نے کہا کہ ہم سب مدینہ کے باسی ہیں۔ اس سے بڑی بولی آپ کو کس نے دی اور کون ہے جو اس سے زیادہ آپ کو دے رہا ہے؟ حضرت عثمانؓ نے کہا کہ وہ میرا خدا ہے۔ پھر حضرت عثمانؓ نے اعلان کر دیا کہ میں ان تمام اونٹوں پر لدا ہوا مال مدینے کے غرباء کے لئے وقف کرتا ہوں۔

حضرت عبداللہؓ بن مسعود بیان کرتے ہیں کہ ایک جنگ میں مسلمانوں کا راشن ختم ہونے کے باعث فاقہ کی تکلیف سے مسلمان سخت پریشان اور منافق خوش تھے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج غروب آفتاب سے قبل اللہ تعالیٰ تمہارے لئے رزق کے سامان فرما دے گا۔ حضرت عثمانؓ کو خبر ہوئی تو فرمایا اللہ اور اس کا رسول بالکل سچ فرماتے ہیں انہوں نے غلہ سے لدے ہوئے نو اونٹ رسولؐ اللہ کی خدمت میں بھجوائے کہ ہدیہ قبول فرمائیں۔ رسولؐ اللہ یہ دیکھ کر بے حد خوش ہوئے۔ رسولؐ اللہ نے ہاتھ اُٹھائے اور عثمانؓ کے لئے ایسی دعائیں کیں کہ اس سے پہلے یا بعد کسی کے حق میں ایسی دعائیں کرتے میں نے آپ کو نہیں سنا۔ آپ دعا کر رہے تھے کہ اے اللہ! عثمان کو بہت دے اے اللہ عثمان پر بہت فضل فرما۔

(مجمع الزوائد جلد 9 صفحہ 85)
(بحوالہ سیرت صحابہ رسولؐ)

معرفت کی لذت

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں۔

”دنیا اور دنیا کی خوشیوں کی حقیقت لہو و لعب سے زیادہ نہیں۔ عارضی اور چند روزہ ہیں اور ان خوشیوں کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انسان خدا سے دور جا پڑتا ہے، مگر خدا کی معرفت میں جو لذت ہے وہ ایک ایسی چیز ہے کہ جو نہ آنکھوں نے دیکھی نہ کانوں نے سنی نہ کسی اور حس نے اس کو محسوس کیا ہے۔ وہ ایک چیر کر نکل جانے والی چیز ہے۔ ہر آن ایک نئی راحت اس سے پیدا ہوتی ہے جو پہلے نہیں دیکھی ہوتی۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 137)

☆..........☆..........☆

خطبہ جمعہ وخطابات حضور انور

بر موقع جلسہ سالانہ جرمنی 2015ء

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ جرمنی کا 40واں جلسہ سالانہ مورخہ 5 تا 7 جون 2015ء کو کالسروئے جرمنی میں منعقد ہو رہا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت اس جلسہ کو رونق بخشیں گے۔ حضور انور کا خطبہ جمعہ، خطابات اور عالمی بیعت ایم۔ ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست نشر کئے جائیں گے۔ پاکستانی وقت کے مطابق درج ذیل اوقات میں یہ پروگرام نشر ہوں گے۔ احباب نوٹ فرمالیں اور بھرپور استفادہ فرمائیں۔

5 جون	پرچم کشائی	4:45pm
5 جون	خطبہ جمعہ	5:00pm
6 جون	مستورات سے خطاب	3:00pm
6 جون	جرمن احباب سے خطاب	7:00pm
7 جون	عالمی بیعت	6:45pm
7 جون	اختتامی تقریب کا آغاز	7:15pm
7 جون	اختتامی خطاب	8:00pm

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ ....مطبع: ضیاء الاسلام پریس ....مقام اشاعت: دار النصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

دوسرا سالانہ مئی کنونشن (لجنہ اماءاللہ ناروے)

اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے لجنہ اماءاللہ ناروے کو دوسرا سالانہ مئی کنونشن مورخہ 6 مئی 2015ء بمقام بیت النصر اوسلو منعقد کرنے کی توفیق دی۔ پروگرام کا موضوع تھا۔

Love For All Hatred For None.

مئی میں ناروے کا آئین بنا تھا، اس لحاظ سے ناروے 17 مئی کو آزادی کا دن مناتا ہے۔ ان کی خوشی میں شامل ہوتے ہوئے ان کو بیت الذکر میں مدعو کیا جاتا ہے۔ پروگرام میں غیر از جماعت مہمانوں کی حاضری 102۔ جماعت کے افراد کی حاضری 105 اور کل حاضری 207

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کا نارویجیئن زبان میں ترجمہ پیش کیا گیا۔ اس کے بعد جماعت کا تعارف پیش کیا گیا۔

پارلیمنٹ کی ممبر Hilde Norby جو موجودہ حکومت میں فنانس کمیٹی میں کام کرتی ہیں انہوں نے اس موقع پر تقریر کی۔ اس میں عورتوں کو بتایا کہ عورتوں کو اپنا حق اور آواز استعمال کرنی چاہیئے۔ یہاں آکر بہت اچھا لگا کہ آپ عورتوں کو اُن کا حق اور آواز دینے کا کام کرتے ہیں۔ نئے سال کے موقع پر جو وقار عمل آپ کی جماعت کے ممبر کرتے ہیں میں اس کو ہر سال دیکھتی ہوں اور بیت النصر میں آپ Open day رکھتے ہیں، یہ بہت اچھا ہے۔

پولیس کی ایک اہلکار جو بیت کے قریبی پولیس سٹیشن میں تعینات ہو کر آئی ہیں، انہوں نے نہایت محبت سے سب کا شکریہ ادا کیا کہ مجھے اس تقریب میں بلایا گیا۔ مجھے مل کے بہت خوشی ہوئی کہ آپ سب دین کی اور انسانیت کی بے لوث خدمت کر رہے ہیں اور میں آئندہ بھی آپ لوگوں سے تعلق رکھنا چاہوں گی۔

اس کے بعد نیشنل سیکرٹری دعوت الی اللہ لجنہ اماءاللہ ناروے مکرمہ انعم اسلام صاحبہ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا امن کا پیغام دیا اور بتایا کہ دنیا میں بڑھتی ہوئی بے چینی کا علاج کیا ہے۔ نیشنل امیر صاحب ناروے نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کتاب World Crisis and Pathway to Peace اور Life of Mohammad نارویجیئن زبان میں تمام مہمانوں کو تحفۃً دینے کے لئے بھجوائی جسے مہمانوں نے بڑی دلچسپی سے لیا اور شکریہ ادا کیا۔ محترمہ نیشنل صدر سیدہ بشریٰ خالد صاحبہ نے مہمانوں کا اور تمام حصہ لینے والی ممبرات کا شکریہ ادا کیا۔ دعا کے ساتھ یہ پروگرام اختتام کو پہنچا۔

اس موقع پر مختلف کتب پر مشتمل لٹریچر کا سٹال لگایا تھا جس سے مہمانوں نے اپنی دلچسپی کے مطابق لٹریچر حاصل کیا۔ مہمانوں کی خدمت میں پُر تکلف کھانا پیش کیا گیا۔ گروپس کی شکل میں مہمانوں کو بیت الذکر کا وزٹ کروایا گیا اور وزٹ کے بعد ہر مہمان کے چہرے کے تاثرات بہت خوش کن تھے اور وہ نوجوان بچیوں کی تمام کاوشوں پر حیران اور خوش تھے۔

ordforer پہلی دفعہ بیت الذکر تشریف لائی تھیں۔ انہوں نے بیت الذکر کو پہلی دفعہ دیکھا تھا اور بچیوں کو ماؤں کے ساتھ کام کرتے دیکھ کر کہا کہ دونوں جنریشن مل کر کام کرتے دیکھ کر مجھے بہت خوشی ہوئی ہے۔ ایک انڈین مہمان پہلی دفعہ بیت الذکر ڈرتے ہوئے آئیں اور کہا میں نے سنا ہے کہ جو بھی بیت الذکر آتا ہے آپ لوگ اسے مار دیتے ہیں۔ لیکن اب آپ کو دیکھ کر بہت اچھا لگا کہ آپ لوگ بہت اچھے ہیں۔ اب ڈر نہیں لگ رہا پتہ نہیں آپ لوگوں کے بارے میں یہ کیوں پھیلایا گیا ہے۔

ایک نارویجیئن مہمان کی آنکھوں میں یہ بتاتے ہوئے آنسو تھے کہ دین کی اتنی اچھی تعلیم میں نے آج سے پہلے کبھی نہیں سنی۔

ایک امریکن مہمان نے کہا کہ میڈیا سے بالکل مختلف دین بتایا گیا ہے اور میں آپ کو بہت آگے جاتا دیکھ رہی ہوں۔

ایک مہمان نے کہا آپ کی لجنہ بہت ایکٹو ہے اور آپ کے نوجوانوں کو دین کے بارے میں بہت پتہ ہے۔ ہمارے نوجوان تو اپنے مذہب کے بارے میں کچھ نہیں جانتے اور جب ان کے ایک سوال کے جواب میں انہیں یہ بتایا گیا کہ سب کام کرنے والے بغیر معاوضہ کے کام کرتے ہیں تو اس پر وہ بہت حیران ہوئی اور کہا اس زمانے میں بھی ایسا یورپ میں ہوتا ہے۔

ایک عیسائی مہمان نے کہا دین کے بارے میں اتنی معلومات پہلی دفعہ ملی ہیں۔ میں اس طرح کے پروگرام میں دوبارہ بھی آنا چاہوں گی۔

UNO کی ایک تنظیم میں کام کرنے والی ایک ممبر نے بتایا کہ مجھے آپ کے کام کا طریقہ اور آپ کے خلیفہ کا پیغام بہت اچھا لگا۔

☆..................☆..................☆

غزل

یہ جو دنیا کے علائق سے کنارا ہے مجھے
تیری جانب سے کوئی خاص اشارا ہے مجھے

پاؤں رکھنا بھی تو دھیرج سے کہ پامال نہ ہو
اس کے قدموں کا نشاں آنکھ کا تارا ہے مجھے

میں کہ عجلت میں چلا ، جاں کو ہتھیلی پہ لیے
کوچۂ دل زدگاں، تو نے پکارا ہے مجھے

تیری خاطر سے مجھے زخم بھی لگتا ہے گلاب
اب تو ہر ظلم نہایت بھی گوارا ہے مجھے

میرے بچپن کی امیں ہے مرے ربوہ کی زمیں
تیری مٹی کا کرم ہے کہ سنوارا ہے مجھے

غم سے فریاد نہ کر اے دلِ بیتاب سنبھل
ایک تُو ہے کہ ترا غم بھی سہارا ہے مجھے

کتنے لعل و زر و گوہر ہیں تہِ خاک نہاں
ایک ذرّہ بھی ترا جان سے پیارا ہے مجھے

اس سے پہلے تو نگاہوں پہ بٹھاتے تھے مجھے
میں کوئی بوجھ تھا ان پر کہ اُتارا ہے مجھے

عبدالکریم خالد

اردو کے ضرب المثل اشعار

اپنی آشفتہ سری پر ہنسی آتی ہے فراز
دُشمنی سنگ سے اور کانچ کا پیکر رکھنا

....

ملنا ، دوبارہ ملنے کا وعدہ ، جدائیاں
اتنے بہت سے کام اچانک نمٹ گئے

گرہن ایک مومن کے لئے دعا واستغفار کی طرف توجہ کرنے کا ذریعہ بنتا ہے

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور سورج گرہن کے موقع پر سنّت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ اور احباب کو صدقہ وخیرات، اور دعاؤں اور استغفار کی طرف توجہ دینے کی اہم نصائح

یورپ کے بعض ممالک میں سورج گرہن کے موقع پر 20/مارچ 2015ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بیت فضل لندن میں نماز کسوف کے بعد خطبہ کسوف شمس

تشہد اور تعوذ کے بعد حضور انور نے فرمایا:۔

نماز کسوف میں دو رکعت پڑھنے کے بعد سنت کے مطابق ایک خطبہ بھی دیا جاتا ہے۔ سو اس کے مطابق گرہن کے حوالے سے بعض احادیث پیش کرتا ہوں جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طریق اور اس کی اہمیت اور آپ نے جو نصائح فرمائیں وہ ہمارے سامنے آتی ہیں۔ اس زمانے میں کسوف وخسوف کا حضرت مسیح موعود سے بھی تعلق ہے اس لئے آپ کے بھی اقتباس پیش کروں گا۔

ایک حدیث میں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ سورج کو گرہن لگ گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی چادر گھسیٹتے ہوئے وہاں سے اٹھے اور مسجد میں داخل ہو گئے۔ ہم بھی مسجد میں داخل ہو گئے۔ آپ نے ہمیں دو رکعت نماز پڑھائی یہاں تک کہ سورج صاف اور روشن ہو گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سورج اور چاند کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے نہیں گہناتے لیکن یہ دونوں اللہ تعالیٰ کے نشانوں میں سے نشانات ہیں۔ وہ اپنے بندوں کو دکھاتا ہے۔ پس جب تم یہ دیکھو تو خوفزدہ ہو کر نماز کی طرف توجہ کرو۔

(صحیح البخاری کتاب الکسوف باب الصلوٰۃ فی کسوف الشمس حدیث 1040 دار الکتاب العربی بیروت 2004ء)

(صحیح مسلم کتاب صلاۃ الکسوف باب ذکر النداء بصلوٰۃ الکسوف الصلوٰۃ جامعۃ حدیث 2001 دار الفکر بیروت 2004ء)

پھر ایک روایت میں ہے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں سورج کو گرہن ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مضطرب ہو کر اٹھے۔ (بڑے بے چین ہو کر اٹھے۔) آپ ڈرے کہ کہیں یہ وہ گھڑی نہ ہو۔ (یعنی آخری گھڑی نہ ہو۔) آپ مسجد میں آئے اور اتنے لمبے قیام اور رکوع اور سجدے کے ساتھ نماز پڑھی کہ میں نے کبھی آپ کو نماز میں ایسا کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ وہ نشان ہیں جن کو اللہ تعالیٰ بھیجتا ہے جو کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے نہیں ظاہر ہوتے لیکن وہ ان کے ساتھ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ پس جب تم کوئی ایسی چیز دیکھو تو اللہ کے ذکر اور دعا اور اس سے بخشش طلب کرنے کے لئے لپکو۔

(صحیح مسلم کتاب صلاۃ الکسوف باب ذکر النداء بصلوٰۃ الکسوف الصلوٰۃ جامعۃ حدیث 2001 دار الفکر بیروت 2004ء)

پھر ایک نسبتاً لمبی روایت حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ کے زمانے میں سورج گرہن ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ آپ نماز میں قیام کے لئے کھڑے ہوئے تو بہت لمبا قیام فرمایا۔ پھر رکوع کیا تو بہت دیر تک رکوع میں رہے۔ پھر آپ کھڑے ہوئے اور دوبارہ لمبا قیام فرمایا۔ آپ کا یہ قیام پہلی دفعہ کے قیام سے کچھ کم تھا۔ پھر آپ نے رکوع کیا اور دیر تک رکوع کرتے رہے لیکن یہ رکوع پہلے رکوع سے کچھ کم تھا۔ پھر آپ نے سجدہ کیا اور دیر تک سجدے میں رہے۔ پھر دوسری رکعت میں بھی آپ نے ایسا ہی کیا جیسا پہلی میں کیا تھا۔ پھر جب آپ فارغ ہوئے تو سورج صاف ہو چکا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں سے مخاطب ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی۔ پھر فرمایا: سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کے نشانوں میں سے دو نشان ہیں۔ یہ کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے نہیں گہنائے جاتے۔ پس جب تم گرہن دیکھو تو اللہ سے دعا کرو اور اس کی عظمت بیان کرو اور نماز پڑھو اور صدقہ دو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے امت محمد! خدا کی قسم!! کسی بھی شخص کو اپنے غلام یا لونڈی کی بدکاری سے جتنی غیرت آتی ہے اللہ تم میں سے ایسے شخص کی نسبت کہیں بڑھ کر اس بات کی غیرت رکھتا ہے۔ (یعنی اللہ تعالیٰ کو اس بات کی بڑی غیرت ہے کہ مومن کسی بھی طرح غلط کاموں میں ملوث ہوں۔) اے امت محمد! خدا کی قسم!! جو میں جانتا ہوں اگر تم بھی وہ جان لو تو تم ہنسو کم اور روؤ زیادہ۔

(صحیح البخاری کتاب الکسوف باب الصدقۃ فی الکسوف حدیث 1044 دار الکتاب العربی بیروت 2004ء)

پھر حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

''خدا تعالیٰ نے میرے دل میں پھونکا کہ یہ کسوف اور خسوف جو رمضان میں ہوا''۔ یعنی حضرت مسیح موعود کی آمد کی ایک نشانی چاند اور سورج گرہن بھی تھا جس کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک لمبی حدیث ہے اور یہ ایک ایسا نشان تھا جو پہلے کسی دعویٰ کرنے والے کے دعوے کی تائید میں ظاہر نہیں ہوا۔ تو آپ فرماتے ہیں ''یہ خسوف اور کسوف جو رمضان میں ہوا ہے یہ دو خوفناک نشان ہیں جو ان کے ڈرانے کے لئے ظاہر ہوئے ہیں جو شیطان کی پیروی کرتے ہیں، جنہوں نے ظلم اور بے اعتدالی کو اختیار کر لیا۔ سو خدا تعالیٰ ان دونوں نشانوں کے ساتھ ان کو ڈراتا ہے اور ہر یک ایسے شخص کو ڈراتا ہے جو حرص و ہوا کا پَیرو ہوا اور سچ کو چھوڑا اور جھوٹ بولا اور خدا تعالیٰ کی نافرمانی کی۔ پس خدا تعالیٰ پکارتا ہے کہ اگر وہ گناہ کی معافی چاہیں تو ان کے گناہ بخشے جائیں گے اور فضل اور احسان کو دیکھیں گے اور اگر نافرمانی کی تو عذاب کا وقت تو آ گیا اور اس میں ان لوگوں کو ڈرانا بھی مقصود ہے جو بغیر حق کے جھگڑتے ہیں اور خدا تعالیٰ سے نہیں ڈرتے اور ایسے شخص کے لئے تہدید ہے جو نافرمانی اور تکبر اختیار کرتا ہے اور سرکشی کو نہیں چھوڑتا۔ سو خدا سے ڈرو اور زمین پر فساد کرتے مت پھرو۔ اور تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اس سے ڈرتے نہیں حالانکہ ڈرانے کے نشان ظاہر ہو گئے اور صحیح مسلم اور بخاری سے ثابت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مومنوں کے سمجھانے کے لئے فرمایا کہ شمس اور قمر دو نشان خدا تعالیٰ کے نشانوں میں سے ہیں اور کسی کے مرنے یا جینے کے لئے ان کو گرہن نہیں لگتا بلکہ وہ خدا تعالیٰ کے دو نشان ہیں۔ خدا تعالیٰ ان دونوں کے ساتھ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ پس جب تم ان کو دیکھو تو جلدی سے نماز میں مشغول ہو جاؤ۔ پس دیکھ کہ کیونکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خسوف کسوف سے ڈرایا۔ اور حدیث میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہ دونوں نشان گنہگاروں کے ڈرانے کے لئے ہیں اور اس وقت ظاہر ہوتے ہیں کہ جب دنیا میں گناہ بہت ہو اور خلقت میں بدکاریاں پھیل جائیں اور پلید بہت ہو جائیں اور اسی غرض سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گرہن کے وقت میں فرمایا کہ بہت نیکیاں کریں اور نیک کاموں کی طرف جلدی کریں جیسی خالص نیت کے ساتھ نماز اور روزہ اور دعا کرنا اور رونا اور اللہ تعالیٰ کی تعریف اور ذکر اور تضرّع اور قیام اور رکوع اور سجدہ اور توبہ اور انابت اور استغفار اور خشوع اور ابتہال اور انکسار اور ایسا ہی حسب طاقت احسان اور غلام آزاد کرنا اور کسی کو سبکدوش کرنا اور یتیموں کی غمخواری اور جناب الٰہی میں تذلّل۔ پس گویا کہ ان اعمال کی بجا آوری میں جو نماز اور خشوع اور ابتہال ہے یہی بھید ہے کہ چاند اور سورج کا اسی حالت میں گرہن ہوتا ہے کہ جب کوئی آفت نازل ہونے والی ہو اور کسی مصیبت کا زمانہ قریب ہو اور آسمان پر ایسے اسباب شر کے جمع ہو گئے ہوں جو لوگوں کی آنکھوں سے پوشیدہ ہیں اور صرف ان کو خدا تعالیٰ جانتا ہے۔ پس خدا تعالیٰ کی رحمت اور اس کی پُرلطف حکمت تقاضا کرتی ہے جو کسی کسوف کے وقت لوگوں کو وہ طریقے سکھلاوے جو کسوف کے موجبات کو دور کر دیں۔'' (یعنی سورج گرہن کے جو بد اثرات ہیں ان کو دور کر دیں اور ان کی بدیوں کو ہٹا دیں)۔ ''پس اس نے اپنے نبی کی زبان پر یہ تمام طریقے سکھلا دیئے''۔ فرمایا ''اور کچھ شک نہیں کہ بدیاں نیکیوں سے دور ہوتی ہیں اور گناہ کی معافی چاہنے والوں کے آنسو آگ کو بجھا دیتے ہیں اور جس وقت کوئی بندہ کوئی نیک عمل کرتا ہے اور خدا تعالیٰ کو اس سے راضی کر دیتا ہے۔ پس وہ نیک عمل اس کی بدی کا مقابلہ کرتا ہے جس کے اسباب مہیا ہو گئے ہیں۔

پس خدا تعالیٰ اس عامل کو اس بدی سے بچا لیتا ہے (یعنی اس عمل کرنے والے کو) اور یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے کہ وہ دعا کے ساتھ بلا کو ردّ کرتا ہے اور دعا اور بلا کبھی دونوں جمع نہیں ہوتیں مگر دعا باذن الٰہی بلا پر غالب آتی ہے جب ایسے لبوں سے نکلتی ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے والے ہوں۔ سو دعا کرنے والوں کو خوشخبری ہو۔ اور جبکہ ایک گرہن ہی اس قدر آفتوں پر دلالت کرتا ہے تو اس زمانے کا کیا حال جس میں دونوں گرہن جمع ہو گئے ہوں۔ سو خدا تعالیٰ سے ڈرو اور غافل مت ہو''۔

(نور الحق حصہ 2۔ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 227-230)

پھر آپ فرماتے ہیں:

’’یہ کہنا بے جا ہے کہ سورج گرہن اور چاند گرہن ان اسباب سے ہوتا ہے جو کتابوں میں درج ہیں‘‘۔ (سائنس کی باتیں کرتے ہیں)۔فرمایا کہ ’’پس ان کو ان آفات سے کیا تعلق ہے جو انسان پر گناہوں کی شامت سے آتی ہیں کیونکہ عارفوں کے نزدیک یہ بات مسلم ہے کہ خداتعالیٰ نے انسان کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ اس کو محبوبوں میں یا مردودوں میں داخل کرے اور اللہ تعالیٰ نے تمام تغیر عالم کے انسان کی خیر اور شر اور نفع اور ضرر پر دلالت کرنے والے پیدا کئے ہیں۔(دنیا میں جو تبدیلیاں آتی ہیں۔یہ انسان کی خیر اور شر اور نفع اور نقصان کے لئے ہیں)اور اس کے لئے تمام عالم کو مبشر اور منذر کی طرح بنا دیا ہے اور ہر یک وہ عذاب جو خداتعالیٰ نے انسانوں کی سزادہی کے لئے مقرر کیا ہے وہ قبل اس کے جو انسان گناہ کرے اور گناہ پر اصرار کرے اور حد سے گزر جائے نازل نہیں ہوتا۔اور خداتعالیٰ نے عالم میں ہر یک شئے کے لئے ایک سبب بنایا ہے اور ہر یک ڈرانے والا نشان بدبختوں اور زیادتی کرنے والوں کے لئے مقرر کیا ہے۔اور وہ نشان ان کے لئے مبشر ہے جو وفا کے آستانے پر اتر آئے اور صفا اور اصطفاء میں منقطع ہوکر نازل ہوئے۔(آپ نے فرمایا۔)اور یہ ایک سنت قدیمہ ہے جس کے آثار تُو پہلے زمانہ میں خداتعالیٰ کی طرف سے پائے گا اور اسی طرح پہلی کتابوں میں آیا ہے کہ......خدا سے ڈر اور مجرموں کی راہ کی پیروی مت کر اور حاصل کلام یہ کہ خسوف اور کسوف دو ڈرانے والے نشان ہیں۔اور جب یہ دونوں جمع ہوجائیں تو وہ خداتعالیٰ کی طرف سے ایک سخت طور کا ڈرانا ہے اور اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ خداتعالیٰ کی طرف سے ظالموں کے لئے بہت نزدیک عذاب قرار پاچکا ہے۔اور باوجود اس کے ان کے خواص میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جب وہ دونوں مل کر کسی زمانے میں ظاہر ہوں اور کسی ملک پر ان کا ظہور ہو سو اس ملک میں جو لوگ مظلوم ہیں ان کی خداتعالیٰ مدد کرتا ہے اور ضعیفوں اور مغلوبوں کو قوت بخشتا ہے اور اس قوم پر رحم کرتا ہے جو دکھ دیئے گئے اور کافر ٹھہرائے گئے اور ناحق لعنت کئے گئے۔سو ان کی تائید کے لئے آسمان سے نشان اترتے ہیں اور حمایت الٰہی نازل ہوتی ہے اور خداتعالیٰ منکروں اور دشمنوں کو رسوا کرتا ہے۔سچا فیصلہ کردیتا ہے اور وہ احکم الحاکمین ہے۔‘‘

(نورالحق حصہ 2۔دینی خزائن جلد 8 صفحہ 230-232)

پھر ایک دفعہ حضرت مسیح موعود کے زمانے میں ہی 1907ء میں سورج گرہن لگا تھا۔اس وقت حضرت خلیفۃ المسیح اوّل نے نماز پڑھائی تھی اور جو خطبہ تھا وہ بڑا پُر معارف تھا اس لئے اس کا کچھ حصہ خلاصہ میں پیش کرتا ہوں۔آپ نے فرمایا کہ

’’دو کارخانے ہیں جسمانی اور روحانی۔پہلے اپنی حالت کو دیکھو کہ دل سے بات اٹھتی ہے تو ہاتھ اس پر عمل کرتے ہیں جس سے روح اور جسم کا تعلق معلوم ہوتا ہے۔(آپ ایک جسمانی حالت کا بتا رہے ہیں کہ خیال جو دل میں پیدا ہوتا ہے تو پھر عمل کرنے کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے۔اس سے جسم اور روح کا تعلق ظاہر ہوتا ہے۔فرمایا)غمی وخوشی ایک روحانی کیفیت کا نام ہے مگر اس کا اثر چہرہ پر بھی ظاہر ہوتا ہے۔کسی سے محبت ہو تو حرکات وسکنات سے اس کا اثر معلوم ہوجاتا ہے۔انبیاء علیہم السلام نے بھی اس نکتہ کو کئی پیرایوں میں بیان کیا ہے۔مثلاً حدیبیہ کے مقام پر جب سُہیل آیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا. سَهُلَ الْاَمْرُ (صحیح البخاری کتاب الشروط فی الجهاد و المصالحة) اب یہ معاملہ آسانی سے فیصل ہوجائے گا۔(سہیل ایک شخص کا نام ہے یعنی جب وہ آئے تو اس سے یہ شگون لیا کہ اب امر سہل ہوجائے گا،آسانی سے معاملہ طے ہوجائے گا۔آپ یہ مثال دے رہے ہیں۔ فرمایا)دیکھو بات جسمانی تھی نتیجہ روحانی نکالا۔اسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کی طرف خیال کرو کہ پاخانے جاتے وقت ایک دعا سکھلائی۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ (صحیح البخاری کتاب الدعوات.باب الدعاء عند الخلاء)۔یعنی جیسے پلیدی ظاہری نکالی اسی طرح باطنی نجاست کو بھی نکالنے کی توفیق دے۔پھر جب مومن فارغ ہوجائے تو پڑھے غُفْرَانَکَ۔اس میں بھی یہ اشارہ تھا کہ گناہ کی خباثت سے جب انسان بچتا ہے تو اسی طرح کا روحانی چین پاتا ہے۔نماز،روزہ،حج،زکوٰۃ،سب ارکان ...... میں جسمانیت کے ساتھ ساتھ روحانیت کا خیال رکھا ہے اور نادان اس پر اعتراض کرتے ہیں۔مثلاً وضو ظاہری اعضاء کے دھونے کا نام ہے مگر ساتھ ہی دعا سکھلائی ہے کہ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ ......(سنن الترمذی. ابواب الطهارة)۔کہ جیسے میں نے ظاہری طہارت کی ہے مجھے باطنی طہارت بھی عطا کر۔پھر قبلہ کی طرف منہ کرنے میں یہ تعلیم ہے کہ میں اللہ کے لئے سارے جہان کو پشت دیتا ہوں (یعنی اللہ کی طرف رجوع کرتا ہوں اور باقی دنیا کی طرف پیٹھ کرتا ہوں۔)یہی تعلیم رکوع وسجود میں ہے۔وہ تعظیم جو دل میں اللہ تعالیٰ کی ہے وہ جسمانی اعضاء سے ظاہر کی جارہی ہے۔زکوٰۃ روحانی بادشاہ کے حضور ایک نذر ہے اور جان ومال کو فدا کرنے کا ایک ثبوت ہے جیسا کہ ظاہری بادشاہ کے لئے کیا جاتا ہے۔اور حج کے افعال کو سمجھنے کے لئے اس مثال کو پیش نظر رکھیے کہ جیسے کوئی مجازی عاشق سن لیتا ہے کہ میرے محبوب کو فلاں مقام پر کسی نے دیکھا تو وہ مجنونانہ وار اپنے لباس وغیرہ سے بےخبر اٹھ کر دوڑتا ہے۔ایسا ہی یہ اس محبوب لَمْ یَزَلْ کے حضور حاضر ہونے کی ایک تعلیم ہے۔غرض جسمانی سلسلہ کے مقابل ایک روحانی سلسلہ بھی ضرور ہے اور اس کو نہ جاننے کے لئے بعض نادانوں نے اس سوال پر بڑی بحث کی ہے کہ مرکزِ قُویٰ قلب ہے یا دماغ؟(یعنی اس بات پر بحث کررہے ہیں کہ انسان کا جو مرکز ہے جہاں سے سب orders جاتے ہیں دل ہے یا دماغ؟تو آپ فرماتے ہیں کہ)اصل بات فیصلہ کُن یہ ہے کہ جسمانی رنگ میں مرکز دماغ ہے۔(جہاں تک جسم کا تعلق ہے دماغ سے سب آرڈر جاتے ہیں)کیونکہ تمام حواس کا تعلق دماغ سے ہے اور روحانی رنگ میں مرکز قلب ہے (اور روحانیت میں جو انتشار ہوتا ہے اس کا پہلے جہاں اثر ہوتا ہے وہ دل ہے۔)انبیاء علیہم السلام چونکہ روحانیت کی طرف توجہ رکھتے ہیں اس لئے وہ ظاہری نظارہ سے روحانی نظارہ کی طرف متوجہ ہوجاتے ہیں۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے سراج منیر فرمایا ہے اور آپ سِرَاجًا مُّنِیْرًا (الاحزاب:29) کیوں نہ ہوتے جبکہ آپ نے دعا فرمائی اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فَوْقِیْ نُوْرًا .... (صحیح البخاری۔کتاب الدعوات وترمذی کتاب الدعوات)۔(یہ بڑی لمبی دعا ہے)خیر،جب اس حقیقی سورج نے دیکھا کہ سورج کو گرہن لگ گیا (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا جو روحانیت کے سورج ہیں کہ ابھی حقیقت میں سورج کو گرہن لگ گیا)یعنی کچھ ایسے اسباب پیش آگئے جن سے سورج کی روشنی سے اہل زمین مستفید نہیں ہوسکتے تو اس نظارہ سے آپ کا دل پھڑک اٹھا کہ کہیں میرا فیضان پہنچنے میں بھی کوئی ایسی ہی آسمانی روک نہ پیش آجائے۔اس لئے آپ نے اس وقت تک صدقہ،دعا،استغفار،نماز کو نہ چھوڑا جب تک سورج کی روشنی باقاعدہ طور سے زمین پر پہنچنی شروع نہ ہوگئی۔

اب چونکہ ہر ایک مومن شخص بھی بقدر اتباع نبی کریم نور رکھتا ہے۔(یہ بڑا اہم ہے،سننے والا ہے کہ ہر ایک مومن شخص بھی بقدر اتباع نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نور رکھتا ہے)جیسے باپ بیٹے کا اثر۔چنانچہ اسی لئے فرمایا مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَد ......(الاحزاب:41)یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جسمانی بیٹا نہیں تو روحانی بیٹے بیشمار ہیں۔اس لئے ہر مومن بھی ایسے نظارہ پر گھبراتا ہے اور گھبرانا چاہئے کہ کہیں ایسے اسباب پیش نہ آجائیں جن سے ہمارا نور دوسروں تک پہنچنے میں روک ہوجائے۔اس لئے وہ ان ذرائع سے کام لیتا ہے جو مصیبت کے انکشاف کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔یعنی صدقہ خیرات کرتا ہے،استغفار پڑھتا ہے اور نماز میں کھڑا ہوجاتا ہے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی مشکل کے وقت نماز میں کھڑے ہوجاتے۔آخر اللہ تعالیٰ کا دریائے رحمت جوش میں آتا ہے اور جیسے وہاں حرکت ودَور سے وہ اسباب ہٹ جاتے ہیں جن سے سورج کی روشنی باقاعدہ زمین پر پہنچنی شروع ہوجاتی ہے اسی طرح دعا واستغفار سے مومن کے فیضان پہنچنے میں جو روکیں پیش آجاتی ہیں دُور ہوجاتی ہیں۔شیشے پر سیاہی لگا کر یا برہنہ آنکھ سے اپنی آنکھوں کو نقصان پہنچانے کے لئے تماشے کے طور پر اس نظارہ کو دیکھنا مومن کی شان سے بعید ہے۔تم سراج منیر کے بیٹے ہو۔پس اپنے انوار کو دوسروں تک پہنچانے میں تمام مناسب ذرائع استعمال کرو‘‘۔

(خطبات نور صفحہ 243-244)

پرانے زمانہ میں خاص عینکوں کا انتظام نہیں ہوتا تھا۔گرہن لگتا تھا تو شیشے پر سیاہی لگا کر دیکھا جاتا تھا۔تو آپ نے فرمایا کہ یہ تو تماشے ہیں۔مومن کی یہ شان نہیں ہے۔آجکل یہاں بھی اس کی بڑی خبر تھی کیونکہ سب سے زیادہ گرہن سکاٹ لینڈ کے علاقے میں ہوگا اس لئے یہ نظارہ دیکھنے کیلئے بےتحاشا لوگ سکاٹ لینڈ گئے ہیں اور ان کے تمام ہوٹل بُک ہوچکے ہیں۔ان دنیادار لوگوں کیلئے تو یہ ایک تماشا ہے لیکن ایک مومن کے لئے یہ گرہن دعا واستغفار کی طرف توجہ کرنے کا ذریعہ بنتا ہے۔پس اس طرف ہمیشہ ہر احمدی کو توجہ دینی چاہئے۔

آخر میں کچھ حدیثوں کی دعائیں ہیں وہ مَیں پڑھتا ہوں جو بعض ایسے حالات کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائیں۔

اے اللہ! میں تیری رضا کے ذریعے تیرے غضب سے،اور تیری معافی کے ذریعے تیرے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں اور میں تجھ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔میں تیری تعریفوں کا شمار نہیں کرسکتا،تُو ویسا ہی ہے جیسی تُو نے اپنی تعریف کی۔

(ابن ماجه کتاب اقامة الصلوٰة باب ما جاء فی القنوت فی الوتر حدیث 1179 مطبع المعارف الریاض 2008ء.سنن الترمذی. کتاب الصلوٰة)

پھر فرمایا اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِکَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِکَ............

(مسلم کتاب الرقاق باب اکثر اهل الجنة الفقراء حدیث 6838 دار الفکر بیروت 2004ء)

اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں تیری نعمت چھن جانے سے اور تیری دی ہوئی عافیت کے ختم ہو جانے سے اور تیرے اچانک انتقام سے اور تیری ہر طرح کی ناراضگی سے۔

پھر ایک دعا ہے۔ اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِکَ............

(سنن ترمذی کتاب الدعوات باب مایقول اذا سمع الرعد حدیث 3450 دار المعرفہ بیروت 2002ء)

کہ اے اللہ! ہمیں اپنے غضب اور عذاب سے ہلاک نہ کردینا بلکہ اس سے پہلے ہی ہمیں معاف کردینا۔

پھر دعا ہے۔مَیں پناہ مانگتا ہوں بلند وبالا اللہ کی ذات کے چہرہ کے ساتھ جس ذات سے بڑی کوئی چیز نہیں ہے۔اور پناہ مانگتا ہوں اللہ کے کامل کلمات کے ساتھ جن سے کوئی نیک وبد تجاوز نہیں کرسکتا۔اَعُوْذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ...... کہ میں پناہ مانگتا ہوں بلند وبالا اللہ کی ذات کے چہرہ کے ساتھ جس ذات سے بڑی

کوئی چیز نہیں اور پناہ مانگتا ہوں اللہ کے کامل کلمات کے ساتھ جن سے کوئی نیک و بد تجاوز نہیں کرسکتا اور پناہ مانگتا ہوں اللہ کے تمام اسماءِ حُسنیٰ کے ساتھ، خواہ مَیں انہیں جانتا ہوں یا نہیں جانتا، ہر اس شر کے ساتھ جسے اس نے پیدا کیا، بنایا اور پھیلا دیا۔

(کتاب المؤطا امام مالک، کتاب الشعر باب ما یؤمر به من التعوذ 1775 دارالفکر بیروت 2002ء)

پھر ایک دعا ہے۔ طاؤس روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز تہجد کے لئے کھڑے ہوتے تو یہ دعا کرتے تھے کہ اے اللہ! تعریف کے لائق تو ہی ہے۔ تُو ہی آسمان وزمین اور جو کچھ ان میں ہے ان کو قائم رکھنے والا ہے۔ تعریف کے لائق صرف تُو ہی ہے۔ زمین وآسمان اور جو کچھ ان میں ہے ان کی بادشاہی تیری ہے اور تعریف کا تُو ہی مستحق ہے۔ زمین و آسمان اور جو کچھ ان میں ہے ان کا نور تُو ہی ہے اور تعریف کے لائق تُو ہی ہے۔ تُو ہی آسمان وزمین کا مالک ہے اور تعریف کے لائق تُو ہی ہے۔ تُو برحق ہے اور تیرا وعدہ برحق ہے اور تیری ملاقات برحق ہے اور تیرا قول برحق ہے اور جنت برحق ہے اور دوزخ برحق ہے اور انبیاء برحق ہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم برحق ہیں اور قیامت کا ظہور پذیر ہونا برحق ہے۔ اے اللہ! میں تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں اور تجھ پر ایمان لاتا ہوں اور تجھ پر توکّل کرتا ہوں اور تیری طرف جھکتا ہوں اور تیری مدد کے ساتھ مجادلہ کرتا ہوں اور تجھ سے ہی فیصلہ کا طالب ہوں۔ پس تُو مجھے میرے وہ گناہ بخش دے جو مجھ سے سرزد ہو چکے ہیں یا جو آئندہ سرزد ہوں گے اور وہ بھی جو میں نے پوشیدہ طور پر کئے ہیں اور جو اعلانیہ طور پر کئے۔ سب سے پہلے بھی تُو ہے اور سب سے آخر بھی تُو ہے۔ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

(صحیح البخاری کتاب الدعوات. باب الدعاء اذا انتبه من اللیل حدیث 6317 دار الکتاب العربی بیروت 2004ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح معنوں میں اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور استغفار اور دعا کی طرف ہم ہمیشہ متوجہ رہنے والے ہوں اور ہر قسم کے بداثرات جن کا تعلق سورج گرہن کے ساتھ ہے اس سے ہم ہمیشہ محفوظ رہیں۔

اس خطبے کے بعد دعا وغیرہ نہیں ہوتی اور نماز کے بعد خطبہ ہی ہوتا ہے۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

انٹرویو: نسیمہ رفیق صاحبہ اور شگفتہ عزیز شاہ صاحبہ

ایک جرمن خاتون کی قبول احمدیت کی داستان (2011ء)

آیئے ملتے ہیں اپنی ایک بہت پیاری بڑی ہی شفیق جرمن احمدی بہن سے۔

''میرا نام فریدہ ثروت ہے۔ میں 22 سال کی عمر میں اپنے مذہب (پروٹسٹنٹ کرسچن) سے احمدی ہوئی۔ یہ 1960ء کی بات ہے۔ میرے لئے فریدہ نام کا انتخاب احمدیہ (بیت الذکر) کے امام عبداللطیف صاحب نے کیا۔ یہ (بیت الذکر) میرے قصبہ ہیمبرگ میں تھی۔ اسلام کا نام میں نے سب سے پہلے تو ہائی سکول میں دوران تعلیم سنا تھا لیکن یہ نام منفی طرز میں پیش کیا گیا تھا اور ہمیں یہ بتایا گیا تھا کہ یہ مذہب ایک عرب نے ایجاد کیا تھا (یہ الفاظ میری استاد کے تھے تاہم یہی میرے ذہن میں پیوست رہے) بعدازاں انگلینڈ میں لسانیات کی طالبہ کی حیثیت سے میں نے ایک لیکچر (دین حق) کے بارے میں سنا تو میری حیرت کی انتہا نہ رہی کہ (دین حق) تو عیسائیت سے بڑھ کر لوجیکل، معقول اور مبنی برمنطق مذہب ہے۔ میں چونکہ بنیادی طور پر مذہبی سوچ رکھتی تھی لہٰذا یہ بات میرے دل کو لگی۔

جب میں ثروت صاحب سے ملی جن سے بعد میں میری شادی ہوئی تو انہوں نے مجھے احمدیت کے بارے میں بتایا نیز یہ بھی بتایا کہ میرے اپنے علاقے میں ایک (بیت الذکر) ہے۔ میں نے جرمنی واپس آکر (بیت الذکر) سے رابطہ کیا۔ وہاں میں نے لیکچرز سننے شروع کئے، جماعت کا لٹریچر پڑھا کچھ مہینوں کے بعد میں نے بیعت کرلی۔ امام صاحب کا معاون مرزا نامی نوجوان تھا وہ بہت اچھا تھا۔ جرمن زبان بھی بہت اچھی بولتا تھا وہ بہت اچھی اور خوبصورت (نداء) دیتا تھا۔ اسی نے مجھے ترجمے سے نماز سکھائی۔ میرا خاندان اگرچہ میری تبدیلی مذہب سے خوش نہ تھا لیکن اس نے نہ تو مداخلت کی نہ میرے لئے کسی قسم کے مسائل کھڑے کئے ہاں کسی نے کبھی کھلے دل سے میری بات نہ سنی، جبکہ میں انہیں (دین حق) کے بارے میں بارہا بتاتی رہی، یہ بات مجھے اکثر بہت دکھی کر دیتی ہے۔

میں سمجھتی ہوں کہ عیسائی مذہب سے تعلق رکھنے والے کتنے ہی ایسے لوگ ہیں جنہیں اپنے مذہب اور عقیدے کا کچھ پتہ ہی نہیں ہے۔ وہ چرچ کے اندر زیادہ سے زیادہ کرسمس کے موقع پر ہی جاتے ہیں۔ میں اور ثروت صاحب رابطے میں ہی رہتے تھے اور ان کے خاندان کو اس پر کوئی اعتراض نہ تھا۔ 1961ء میں میں پاکستان آئی۔ جون 1961ء میں ان کے گھر واقع حسن ابدال میں ہماری شادی ہوئی۔ اس وقت وہاں جماعت تو تھی نہیں، میرے سُسر محترم اکرام بخش اکیلے احمدی تھے۔ واہ کینٹ قریب تھا وہاں کی جماعت والوں نے ہی نکاح پڑھایا۔

میرے میاں (انجینئر کے فوجی دستہ) کے افسر کی حیثیت سے فوج میں خدمات انجام دے رہے تھے لہٰذا اس خوبصورت ملک (پاکستان) کی مختلف جگہوں میں تعینات رہتے تھے اور اسی تھوڑے اور قلیل عرصہ کے لئے (اپنے قیام کے دوران) مختلف (احمدیہ) جماعتوں کے رکن بھی رہتے تھے۔ اس طرح آہستہ آہستہ میں نے جماعتی تنظیم اور ڈھانچے کے بارے میں اچھی طرح جان لیا اور میرا خیال ہے کہ یہ نظامِ جماعت منظّم ہونے اور اتنی بڑی اور پھیلی ہوئی جماعت تک پہنچنے کا واحد راستہ ہے۔ میں باقاعدگی سے اپنے فرائض ادا کرنے لگی۔ اجلاسات میں باقاعدگی سے شریک ہوتی اور بخوشی جماعتی بہبود کے لئے (مختلف مدات) میں چندے دیتی، کیونکہ ایک معقول اور کافی رقم کے بغیر کچھ حاصل نہیں کیا جاسکتا۔ یہاں میں یہ بتاتی چلوں کہ یہاں پاکستان میں اکثر لوگ وقت کی قدر نہیں کرتے، پابندیِ وقت کی ان کی نظر میں کوئی اہمیت نہیں یہ بات مجھے سخت ناپسند ہے۔ میں شدت سے اس بات کو محسوس کرتی ہوں کہ ایک احمدی کو بہت قابلِ اعتبار، قابلِ اعتماد ذمہ دار اور ہر پہلو سے دوسروں کے لئے نمونہ ہونا چاہیے۔

ایک چیز جس نے مجھے بہت متاثر کیا وہ 1974ء کے فسادات (جو پاکستان میں ہوئے) میں متاثرہ احمدیوں کا باوقار اور بہترین رویہ ہے حقیقت تو یہ ہے کہ اس بات نے میرے اخلاص کو اور زیادہ کردیا۔

اب میں عربی قرآن مجید پڑھنا بھی سیکھ چکی تھی اور اجلاسوں میں جو (سورتیں یا آیات) یاد کرنے کو دی جاتیں زبانی یاد کرتی۔ (دین حق) اور احمدیت پر مبنی بہت سی کتب رسائل اور کتابچے پڑھتی، اب تک میں کافی کتب اور رسائل پڑھ چکی ہوں۔

1989ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے مجھے تذکرہ کا انگریزی سے جرمن زبان میں ترجمہ کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ بعدازاں ایک چھوٹا سا رواں ترجمہ ایک عالمہ فاضلہ جرمن احمدی بہن خدیجہ نذیر کے تعاون سے کیا اس کے بعد ESSENCE OF ISLAM کی تین جلدوں کا ترجمہ کیا اور ہمارے محترم بھائی ہدایت اللہ ہیوبش کی خاص درخواست پر مجھے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی حیرت انگیز اور شاہکار تصنیف Revelation Rationality Knowledge And Truth کے ترجمہ کا کام ختم کرنے کو کہا گیا جس کے آدھے حصے کے ترجمے کا کام پہلے ہی جرمن زبان میں ہو چکا تھا۔ اس کام کو مکمل کرنے کی جو سعادت اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا فرمائی اس کی وجہ سے ہی میں نے ان مذکورہ کتب کا گہرا اور عمیق مطالعہ کرنے کا موقع پایا الحمدللہ۔ میری بہت سی مصروفیات ہیں مطالعہ کتب کے علاوہ ایم ٹی اے بہت شوق سے دیکھتی ہوں حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خطبات سنتی ہوں ''جماعتی ویب سائٹ'' بھی دیکھتی ہوں ہاں انٹرنیٹ کا استعمال بہت زیادہ نہیں کرتی۔

1962ء کے جلسہ سالانہ کے دوران خوش قسمتی سے مجھے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سے ملنے کا شرف حاصل ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کو دیکھنے کی سعادت تو بہت دفعہ حاصل ہوئی لیکن ملاقات کا موقع نہ مل سکا۔ میں حضور اقدس کی خدمت میں دعا کے لئے خط لکھتی رہتی ہوں لیکن ابھی تک ملاقات کی سعادت حاصل نہیں ہوئی جس کے لئے میں بہت دعا کرتی ہوں۔

ترجمہ کے کام کے علاوہ میری مصروفیت اپنے علاقہ کے غریب اور مستحق عورتوں اور بچوں کو مفت ہومیو پیتھک ادویہ دینا ہے۔ 2000ء میں ہمارے بہت قریبی عزیز عبداللطیف خان صاحب نے مجھے یہ علم ہومیو پیتھی پڑھنے کی ترغیب دلائی ان کا خیال تھا کہ یہ علم میری فطرت کے عین مطابق ہے۔ بدقسمتی سے میرے اس علاقہ کے لوگ بڑی شدت سے پیروں فقیروں کے زیر اثر ہیں۔ ان کو قائل کرنا بہت مشکل ہے۔ بسااوقات کوشش کرنا بھی مشکل امر لگتا ہے۔

جہاں تک ممکن ہو میں ان کو تربیتی امور سکھلاتی ہوں مثلاً دوائی بسم اللہ پڑھ کر صحت کے لئے دعاؤں کے ساتھ دائیں ہاتھ سے لیں اور یہ کہ دعا کرتے رہیں کیونکہ شفا اللہ کے ہاتھ میں ہے۔

ہم تو صرف دعا کرتے ہیں اور ان کے لئے اچھے جذبات اور نیک خواہشات رکھتے ہیں۔ جب بھی کسی کو ضرورت ہو ہمارے پاس آئے ہم اس کی مقدور بھر مدد کرتے ہیں بہت سے لوگوں کو ہمارے احمدی ہونے کا علم ہے گو اس علاقہ میں مخالفت بہت ہے پھر بھی لوگ ہمارے پاس آتے ہیں اور بہت عزت کرتے ہیں۔

میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتی ہوں کہ وہ ہمارے پیارے اور محبوب امام کو لمبی، صحت والی اور کامیابیوں سے بھرپور زندگی عطا فرمائے اور ان کے مشکل اور کٹھن کام میں ان کی تائید ونصرت فرمائے۔ سب احمدیوں کو تقویٰ پر قائم رکھے، امن وحفاظت دے اچھی صحت دے اور ہر جہت سے پھولنے پھلنے کے مواقع عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

☆............☆............☆

جناب عبید اللہ علیم کے چند منتخب اشعار

اے شہسوار حسن یہ دل ہے، یہ میرا دل
یہ تیری سر زمیں ہے قدم ناز سے اُٹھا

ایک شجر ہے جس کی شاخیں پھیلتی جاتی ہیں
کسی شجر میں ہم نے ایسی بات نہیں دیکھی

گزرتی ہے جو دل پر دیکھنے والا فقط تو ہے
اندھیرے میں اُجالا دھوپ میں سایہ فقط تو ہے

وہ نور نور دمکتا ہوا سا اک چہرہ
وہ آئینوں میں حیا ہی حیا ہمارے لئے

آئے ہو تم تو اب نئے خواب و خیال دو
لکھوں وہی میں لفظ پرانے کہاں تلک

مرے حرف و بیاں میں، آئینوں میں، آبگینوں میں
جو سب چہروں سے روشن تر ہے وہ چہرہ فقط تو ہے

اسی کا کام ہے اس دکھ بھرے زمانے میں
محبتوں سے مجھے مالامال کر رکھنا

کچھ عشق تھا کچھ مجبوری تھی سو میں نے جیون ہار دیا
میں کیسا زندہ آدمی تھا اک شخص نے مجھ کو مار دیا

دل ہی تھے ہم دکھے ہوئے تم نے دکھا لیا تو کیا
تم بھی تو بے اماں ہوئے ہم کو ستا لیا تو کیا

ابھی خرید لیں دنیا کہاں کی مہنگی ہے
مگر ضمیر کا سودا برا سا لگتا ہے

آنے والا ہے اب حساب کا دن
ہونے والا ہے کچھ شریر کے ساتھ

اپنا احوال سنا کر لے جائے
جب مجھے چاہے منا کر لے جائے

یہ خواب ہے تو کوئی اصل خواب ہو گا ہی
ہر اک سوال کا آخر جواب ہو گا ہی

وہ روشنی کہ آنکھ اٹھائی نہیں گئی
کل مجھ سے میرا چاند بہت ہی قریب تھا

جس میں لہو کی آگ نہ آئے لفظ وہ کیسے زندہ ہو
میرے خواب چرانے والو میرے دکھوں سے بھی گزرو

میں یہ کس کے نام لکھوں جو الم گزر رہے ہیں
میرے شہر جل رہے ہیں میرے لوگ مر رہے ہیں

کوئی اور تو نہیں ہے پس خنجر آزمائی
ہمیں قتل ہو رہے ہیں ہمیں قتل کر رہے ہیں

ہوا کے دوش پہ رکھے ہوئے چراغ ہیں ہم
جو بجھ گئے تو ہوا سے شکایتیں کیسی

تمہارے بعد بھی کچھ دن ہمیں سہانے لگے
پھر اس کے بعد اندھیرے دیئے جلانے لگے

کچھ دن تو بسو میری آنکھوں میں
پھر خواب اگر ہو جاؤ تو کیا

زمیں کے اندر بھی روشنی ہو
مٹی میں چراغ رکھ دیا ہے

اے شخص تو جان ہے ہماری
مر جائیں اگر تجھے نہ چاہیں

ہائے وہ لوگ گئے چاند سے ملنے اور پھر
اپنے ہی ٹوٹے ہوئے خواب اٹھا کر لے آئے

باہر کا دھن آتا جاتا اصل خزانہ گھر میں ہے
ہر دھوپ میں جو مجھے سایہ دے وہ سچا سایہ گھر میں ہے

جسے تم چاند سا کہتے ہو وہ چہرہ تمہارا تھا
ستارہ سی جنہیں کہتے ہو وہ آنکھیں تمہاری ہیں

بنا گلاب تو کانٹے چبھا گیا اک شخص
ہوا چراغ تو گھر ہی جلا گیا اک شخص

جو کچھ بھی ہوں میں اپنی ہی صورت میں ہوں علیم
غالبؔ نہیں ہوں میرؔ و یگانہؔ نہیں ہوں میں

(انتخاب : عبدالصمد قریشی)

مکرم نعمان ظفر صاحب

ملکہ وکٹوریہ۔ دنیا بھر کی ملکہ

ملکہ وکٹوریہ 24 مئی 1819ء کو پیدا ہوئیں۔ ملکہ کا اصل نام وکٹوریہ تھا۔مگر ان کے ایک بھائی کے اصرار پر وکٹوریہ الیگزنڈرا رکھا گیا۔ وہ جارج سوئم شاہ انگلستان کی پوتی تھیں۔ان کے والد ڈیوک آف کینٹ , ملکہ کی پیدائش کے تقریباً چھ ماہ بعد فوت ہوگئے۔اتفاق سے تخت انگلستان کے تمام وارثان یکے بعد دیگرے فوت ہوتے گئے اور صرف شہزادی وکٹوریہ ہی قریب ترین وارث رہ گئیں۔ شہزادی کی تعلیم وتربیت کے سلسلہ میں ان کی والدہ نے وہ سب کچھ کیا جو کسی وارث تاج وتخت کے شایان شان کیا جانا ضروری تھا۔ملکہ باقاعدہ طور پر سکول نہ گئیں بلکہ گھر پر ہی قابل ترین اساتذہ مقرر کئے گئے اور اس بات کا خاص خیال رکھا گیا کہ چونکہ اس یتیم بچی نے تخت انگلستان پر قدم رکھنا ہے اس لیے اس کی تربیت نہایت عمدہ ماحول میں ہو۔

ملکہ جب تین سال کی تھیں تو ملکہ نے انگلش اور فرنچ زبانیں سیکھنی شروع کردیں۔اور بہت جلد ان میں مہارت حاصل کرلی۔ ملکہ کو تاریخ اور جغرافیہ سے خاص شغف تھا۔اس کے علاوہ ملکہ پینٹنگ کرنا خوب جانتی تھیں۔

20 جون 1837ء کو 18 سال کی عمر میں ملکہ وکٹوریہ تخت نشین ہوئی۔سب سے پہلا وزیراعظم لارڈ ملبورن ملا جو نہایت جہاندیدہ اور شفیق مدبر تھا۔ ان کے مفید مشوروں سے ملکہ کو امور سلطنت طے کرنے میں بے حد امداد ملی ملکہ کی تربیت چونکہ نہایت قابل ہاتھوں میں ہوئی تھی اور خود ملکہ کو بھی اپنی ارفع حیثیت کا بہت احساس تھا اس لئے وہ تمام امور کی ذاتی طور پر نگرانی کیا کرتی تھیں کیا مجال کہ چھوٹی سے چھوٹی بات بھی ان کے علم کے بغیر طے ہوجائے۔وہ خود ہر بات کی تہہ کو پہنچنا اپنا فرض خیال کرتی تھیں۔ بڑے بڑے ہوشیار اور تجربہ کار وزراء ملکہ کے سامنے امور سلطنت پیش کرتے وقت سہمے ہوئے رہتے تھے کہ نہ جانے ملکہ یکا یک کیا سوال کردیں۔ملکہ خود بھی مناسب موقعوں پر تادیبی حق استعمال کرتی رہتی تھیں۔

اگر ہم ملکہ وکٹوریہ کے خاندان پر نظر ڈالیں تو معلوم ہوگا کہ خوش قسمتی سے ان کی شادی ایک ایسے شخص سے ہوئی جو ان کا بہترین مشیر کار ثابت ہوا یعنی پرنس آف البرٹ سیکس کوبرگ اینڈ گوتھا (جرمن رئیس) 10 فروری 1840ء کو شہزادہ البرٹ سے رشتہ ازدواج میں منسلک ہوگئیں۔14 دسمبر 1861ء کو شہزادہ البرٹ تپ محرقہ کا شکار ہوکر چل بسا۔ملکہ نے اپنے محبوب کی یاد میں دس سال سوگ منانے کا اعلان کیا اور پھر باقی ماندہ زندگی کالے کپڑے اسی کی یاد میں پہن کر گزارے۔ ملکہ کے کل 9 بچے تھے جن میں سے پانچ بیٹیاں اور چار بیٹے تھے۔جبکہ چالیس پوتے ، پوتیاں اور نواسے ،نواسیاں تھیں۔ ملکہ کی اولاد زیادہ تر شاہی خاندان میں بیاہی گئی۔

ملکہ کے دور میں ہر طرف برطانوی راج تھا۔ عام لوگوں کا معیار زندگی بالکل بدل گیا تھا۔ ہر طرح کی صنعت نے ملکہ کے دور میں خوب ترقی کی۔ملکہ کے دور میں برطانیہ کی آبادی دگنی ہوگئی تھی۔جس کی وجہ سے ملکہ کو کئی نئے شہر آباد کرنے پڑے۔تجارت کے ذریعہ ان کی غذائی ضروریات پوری کی جاتی تھیں۔زراعت کے شعبہ نے بھی بہت ترقی کی۔

ملکہ 22 جنوری 1901ء کو اوسبرن (Osbourn) میں اکیاسی سال کی عمر میں انتقال کرگئیں۔ملکہ کو ان کے خاوند کے پہلو میں دفن کیا گیا۔

ملکہ وکٹوریا کے دور کے مشاہیر:

اگر ملکہ کے دور کے صرف انگریز مشاہیر کا ہی شمار کیا جائے تو یہ تعداد غیر معمولی طور پر وسیع ہے۔

ادیب: ٹامس کارلائل، جان رسکن ، جان سٹورٹ مل، چارلس ڈکنز، ولکی کولنز

مؤرخ: نیری بکلے، ایس آر گارڈنز ، جے آر گرین

سائنس دان: ہرمرٹ لسپنر ، ٹامس ہکسلے ، چارلس ڈارون

شاعر: رابرٹ براوننگ ، ایلفرڈ ٹیسی سن، ٹامس ہارڈلی

مذہبی رہنما: جان ،کیبل ، جان نیری نیومن ، کارڈمل وائرمین، کارڈنل مینگ

فوجی افسر: ڈیوک آف ولنگٹن ، لارڈ کارڈی گن، لارڈ رابرٹس، ڈیوک آف کیمبرج ، ڈیوک آف کناٹ وغیرہ

ملکہ کے دور کی اہم ایجادات:

ملکہ کے زمانہ میں درج ذیل بڑی بڑی ایجادات ہوئیں جن سے تمام مخلوق خدا کو فائدہ پہنچا۔ مثلاً ایک مائیکل فریڈے نے گھریلو بجلی ایجاد کی۔ تار برقی ، سٹیم شپ ، وائرلیس ، ٹیلی گرافی ، ریلوے، موٹر کار، فونوگراف ایجاد ہوئے۔

C.W Long نے Ether ایجاد کیا۔سر جیمز سمپنس نے کلوروفام دریافت کیا۔جس نے دنیا کو درد سے نجات دی۔ایک مؤرخ نے لکھا ہے کہ سکندر سیزر اور نپولین نے دنیا میں جس قدر دکھ، درد اور مصائب پیدا کئے ان ادویہ نے ان سے کہیں بڑھ کر ان دکھوں کا مداوا کیا ہے۔سینما، ڈائنمو اور ایکسرے ایجاد ہوئے۔ وٹامنز دریافت کئے گئے۔اہل برطانیہ ان تمام عالمی انقلابات کو ملکہ وکٹوریہ کی نیک دلی اور اس کا بالواسطہ نتیجہ قرار دیتے ہیں۔

ملکہ وکٹوریہ کی یادگاریں

انگریز دنیا میں جہاں بھی گئے وہ ملکہ وکٹوریہ کو نہ بھولے۔آسٹریلیا کے ایک صوبے کا نام وکٹوریہ ہے۔افریقہ کی ایک جھیل کا نام وکٹوریہ ہے۔للّی کے خاندان میں ایک بڑے پتوں والے پودے کا نام وکٹوریہ ہے۔برطانیہ کے سب سے بڑے فوجی اعزاز کا نام وکٹوریا کراس ہے۔ایک بہت بڑی آبشار کا نام بھی وکٹوریہ ہے۔

امام الزمان اور ملکہ وکٹوریہ

ملکہ وکٹوریہ عدل وانصاف میں مشہور زدعام تھیں۔تمام رعایا میں امن وامان تھا اور کسی بھی قسم کا مذہبی قدغن نہ تھا۔ بنا بریں حضرت مسیح موعود نے ملکہ وکٹوریہ کو نہایت شاندار الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا ہے اور ملکہ کو مخاطب کر کے دو کتابیں تحفہ قیصریہ اور ستارہ قیصریہ بھی تحریر فرمائیں جن میں ملکہ کی رعایا پروری اور مذہبی آزادی کی تعریف فرمائی۔ اور اسے حق قبول کرنے کی دعوت دی۔

چنانچہ حضور فرماتے ہیں۔

”اے قیصرہ مبارکہ خدا تجھے سلامت رکھے اور تیری عمر اور اقبال اور کامرانی سے ہمارے دلوں کو خوشی پہنچاوے۔اس وقت تیرے عہد سلطنت میں جو نیک نیتی کے نور سے بھرا ہوا ہے مسیح موعود کا آنا خدا کی طرف سے یہ گواہی ہے کہ تمام سلاطین میں سے تیرا وجود امن پسندی اور حسنِ انتظام اور ہمدردی رعایا اور عدل اور دادگستری میں بڑھ کر ہے۔ مسلمان اور عیسائی دونوں فریق اس بات کو مانتے ہیں کہ مسیح موعود آنے والا ہے مگر اُسی زمانہ اور عہد میں جبکہ بھیڑیا اور بکری ایک ہی گھاٹ میں پانی پئیں گے اور سانپوں سے بچے کھیلیں گے۔سوائے ملکہ مبارکہ معظّمہ قیصرہ ہند وہ تیرا ہی عہد اور تیرا ہی زمانہ ہے جس کی آنکھیں ہوں دیکھے اور جو تعصب سے خالی ہو وہ سمجھ لے۔اے ملکہ معظّمہ یہ تیرا ہی عہد سلطنت ہے جس نے درندوں اور غریب چرندوں کو ایک جگہ جمع کردیا ہے۔راستباز جو بچوں کی طرح ہیں وہ شریر سانپوں کے ساتھ کھیلتے ہیں اور تیرے پُرامن سایہ کے نیچے کچھ بھی ان کو خوف نہیں۔“

(ستارہ قیصریہ دینی خزائن جلد نمبر 15 صفحہ 116)

حضرت اقدس مسیح موعود کا ایک الہام بھی ہے کہ

سلطنت برطانیہ تا ہشت سال
بعد ازاں ایام ضعف و اختلال

علماء جماعت نے اس کی مختلف تشریحات کی ہیں۔ان میں سے ایک تشریح یہ بھی ہے کہ سلطنت برطانیہ کی مضبوطی ملکہ وکٹوریہ کے باعث تھی۔

مذکورہ بالا الہام 1892 کا ہے۔1900 میں آٹھ سال پورے ہوئے۔اگلے بائیس دن بعد یعنی 22 جنوری 1901ء کو ملکہ وکٹوریہ وفات پا گئیں۔ گویا ملکہ وکٹوریہ کی وفات ہی زوال کا پہلا زینہ تھی اور تاریخ گواہ ہے کہ ملکہ وکٹوریہ کی وفات کے ساتھ ہی اقتدار برطانیہ ضعف واختلال کا شکار ہوگیا۔

مکرم زبیر خلیل خان صاحب

کروشیا میں ہیومینیٹی فرسٹ پراجیکٹ

2014ء میں جب کروشیا میں جماعت کی رجسٹریشن کا کام مکمل ہوا تو محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور پیارے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں کے طفیل جماعتی مساعی کے ساتھ ساتھ ہیومینیٹی فرسٹ کے تحت بھی مختلف پراجیکٹس پر کام شروع کردیا گیا۔ سیلاب زدگان کی مدد کے علاوہ۔ضرورت منداور غریب افراد کو اشیائے خورونوش مہیا کی گئیں۔ایک مقامی ادارہ جو غریب افراد کو روزانہ خوراک مہیا کرتا ہے اس کو خوراک کے لئے اشیاء مہیا کی گئیں۔

امسال کروشیا کے دارالحکومت زاغرب میں ڈاون سنڈروم کی بیماری کا شکار بچوں کی تنظیم نے جماعت سے رابطہ کیا اور 150 کے لگ بھگ بچوں اور دیگر ضرورت مند اور غریب افراد کو نظر کی عینکیں مہیا کرنے کی استدعا کی۔احمدیہ مشن کروشیا نے پراجیکٹ کی تفصیلات تیار کر کے ہیومینیٹی فرسٹ جرمنی کے چیئرمین محترمی ڈاکٹر اطہر زبیر صاحب کو بھجوا دیں۔ ہیومینیٹی فرسٹ جرمنی نے قواعد کے تحت کارروائی مکمل کر کے پراجیکٹ کی منظوری بھجوادی۔

مقامی طور پر نظر کے ٹیسٹ کروانے کے بعد مطلوبہ عینکیں متاثرہ بچوں اور افراد کو مہیا کردی گئیں۔ اس پراجیکٹ کو کروشین میڈیا میں بہت پذیرائی ملی۔ کروشیا کے نیشنل ٹی وی HRT کی ٹیم خاص طور پر ڈاون سنڈروم کی بیماری کا شکار بچوں کی کلاس میں آئی اور کروشیا کے ہر دل عزیز پروگرام DOBRO JUTRO HRVATSKA یعنی صبح بخیر کروشیا پروگرام میں ہیومینیٹی فرسٹ کے اس پرگرام کے بارہ میں تمام تفصیلات پانچ منٹ تک براہ راست نشر کیں۔ کلاس روم میں ہیومینیٹی فرسٹ کے بینرز لٹکائے گئے اور رضاکاروں نے ہیومینیٹی فرسٹ کی شرٹیں پہن رکھی تھیں۔جس کی وجہ سے ہیومینیٹی فرسٹ اور جماعت کا بہت اچھا تاثر لیا گیا۔شام کو ایک مقامی سکول کے ہال میں کروشین ممبر پارلیمنٹ محترمی مسٹر پانڈک نے کی صدارت میں پروگرام منعقد کیا گیا۔ جس میں سکول کی پرنسپل کے علاوہ بچوں کے والدین نے بھی شرکت کی۔ اس پروگرام کی بھی مقامی میڈیا نے بھرپور کوریج کی۔محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور پیارے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں کے تحت پروگرام کامیاب رہا۔

☆..........☆..........☆

عطیہ خون خدمت خلق ہے

سانحہ ارتحال

مکرم مختار احمد ملہی صاحب سابق امیر ضلع گوجرانوالہ حال امریکہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد محترم چوہدری محمد ناظر ملہی صاحب مورخہ 12 مئی 2015ء کو بقضائے الٰہی واشنگٹن امریکہ میں بعمر 81 سال انتقال کر گئے۔ انہیں مارچ میں کینسر ہوا تھا جو کہ سارے جسم میں پھیل چکا تھا۔ 15 مئی کو بعد نماز جمعہ محترم مولانا نسیم مہدی صاحب مشنری انچارج و نائب امیر امریکہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ محترم والد صاحب کا جنازہ 17 مئی 2015ء کو لاہور لایا گیا اور 18 مئی کو صبح نو بجے گل روڈ گوجرانوالہ میں ڈاکٹر محمد اکرام صاحب امیر ضلع گوجرانوالہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اسی روز بعد نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی ربوہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ والد صاحب بفضل الٰہی موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے ہی دعا کروائی۔ مرحوم نے پسماندگان میں بیوہ مکرمہ سعیدہ بیگم صاحبہ کے علاوہ 5 بیٹے اور دو بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ والد صاحب مرحوم کے درجات بلند کرے، اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور ان کی اولاد کو ان کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

☆..........☆..........☆

شلجم۔ ایک بہترین سبزی

شلجم ایک سدا بہار اور لذیذ سبزی ہے، جسے پکا کر بھی کھایا جاتا ہے اور کچی بھی استعمال ہوتی ہے جبکہ اس کا اچار بھی ڈالا جاتا ہے۔ اس کا اچار ہاضمے کے مسائل کا بہترین علاج سمجھا جاتا ہے۔ شلجم میں قدرت نے بہت سے فوائد رکھے ہیں۔ اسے عربی زبان میں لفت، فارسی میں شلغم، سندھی میں گوگڑوں پنجابی میں گونگلو اور انگریزی میں Turnip کہا جاتا ہے۔ اس کی تین اقسام ہیں۔ گلابی، زرد اور سفید۔ شلجم میں پروٹین، فاسفورس، کیلشیم، وٹامن ایچ، سی اور فولاد پایا جاتا ہے۔ اگر شلجم کو وٹامن سی کا خزانہ کہا جائے تو غلط نہ ہوگا۔ وٹامن سی کی اس بھاری مقدار کی وجہ سے یہ انتہائی عمدہ دافع سوزش ہے، لہٰذا اسے دمے کے مرض میں انتہائی کارآمد تصور کیا جاتا ہے۔ غذائیت سے بھرپور شلجم کے پتوں میں وٹامن اے پایا جاتا ہے، جو جسم اور بینائی کی کمزوری دور کرتے ہیں۔ شلجم میں موجود غذائی ریشے (فائبر) غذا کے جسم کا حصہ بننے (Metabolism) کے عمل کو قابو میں رکھنے میں مددگار ہے اور بڑی آنت کو صحت مند اور فعال رکھتا ہے۔ شلجم کے سبز پتے ہماری غذائی ریشے کی روزانہ ضروریات کا 20 فیصد پورا کر سکتے ہیں۔

شلجم میں موجود وٹامن ای کی کثرت اسے خون کے خلیوں کی صحت کے لئے انتہائی صحت بخش بناتی ہے اور شلجم کھانے سے جسم کو شریانوں اور خون کے خلیوں کو پہنچنے والے نقصانات کا ازالہ کرنے کا موقع ملتا ہے اور جسم شریانوں کی اندرونی دیواروں پر چکنائی چپکنے کے موذی مرض سے نجات حاصل کر لیتا ہے۔

شلجم بلاشبہ نشاستہ دار سبزی ہے، لیکن اس میں اپنے ہم وزن آلو کے مقابلے میں محض ایک تہائی حرارے (کیلوریز) پائے جاتے ہیں۔ اس میں وٹامن بی کی ایک قسم فولیٹ (Folate) بھی بھاری مقدار میں پائی جاتی ہے، جو دل اور شریانوں کے نظام کی صحت کیلئے بہت اہم ہے۔

یونانی طب کے ماہرین اس بات پر متفق ہیں کہ قدرت نے شلجم میں جگر کی پتھری کو توڑنے کی صلاحیت رکھی ہے۔ شلجم خشک کھانسی میں بے حد مفید ہے۔ نہ صرف نیا خون پیدا کرتا ہے، بلکہ مصفی خون بھی ہے۔ چہرے کی رنگت کو نکھارتا ہے۔ شلجم کا استعمال بصارت کو مضبوط کرتا ہے۔ بھوک بڑھاتا ہے۔ جلدی امراض میں اس کا کھانا مفید ہے۔ یہ دوا اور غذا دونوں صورتوں میں استعمال ہوتا ہے۔ طبی ماہرین کا کہنا ہے کہ شلجم کے بیج شلجم سے اپنے افعال میں زیادہ فائدہ مند ہوتے ہیں۔ شلجم کھانے والوں کو کمر درد، درد گردہ اور شانوں میں درد کبھی نہیں ہوتا۔

ایران میں شلجم کے نمکین سوپ کو بخار کے توڑ کیلئے پیا جاتا ہے۔ جبکہ اس کے سلاد اور سبزی گرم مصالحے اور سیاہ مرچ کے ساتھ زیادہ فائدہ مند ہوتی ہے، جس سے خشک کھانسی ختم ہوتی ہے۔ شلجم ہائی بلڈ پریشر کے مریضوں کے لئے بھی مفید سبزی ہے۔ پسا ہوا کالا زیرہ اور نوشادر شلجم کے سلاد پر ڈال کر کھانے سے وزن بھی کم ہوتا ہے۔ سرد مزاج کا حامل شلجم مٹاپا، بلند فشار خون (ہائی بلڈ پریشر) شوگر، معدہ، لبلبہ اور پھیپھڑوں کے کینسر کے خطرات کو کم کرتا ہے۔

(روزنامہ امت 16 اپریل 2015ء)

پہاڑوں پر شیشے سے بنا دنیا کا لمبا ترین پل

چین میں پہاڑوں کی بلندی پر شیشے سے بنا دنیا کا سب سے لمبا پل عوام کی تفریح کے لئے کھول دیا گیا۔ یہ پل پہاڑی کی چوٹی پر کنارے سے ہٹا کر بنایا گیا ہے جو کہ 26 اعشاریہ 68 میٹر طویل ہے۔ 1010 میٹر کی اونچائی پر موجود اس پل کے اوپر چلتے ہوئے آپ کے قدموں تلے صرف موٹا شیشہ ہوتا ہے جس کی شفافیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ ہزاروں فٹ نیچے کا منظر صاف نظر آتا ہے۔ بیک وقت 2 سو افراد چہل قدمی کر کے اس ایڈونچر سے لطف اندوز ہو سکتے ہیں، تاہم اس شیشے کے پل پر چلنے کیلئے 10 ڈالر کا ٹکٹ بھی خریدنا پڑے گا 6 ملین کی لاگت سے بننے والے اس شیشے کے پل کی تعمیر کا آغاز پچھلے سال مارچ میں کیا گیا تھا۔

(روزنامہ دنیا 20 مئی 2015ء)

ربوہ میں طلوع وغروب 4 جون

طلوع فجر	3:24
طلوع آفتاب	5:01
زوال آفتاب	12:07
غروب آفتاب	7:13

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

4 جون 2015ء

7:15 am	دینی وفقہی مسائل
9:55 am	لقاء مع العرب
11:50 am	بیت Carwley کا افتتاح
2:30 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
9:20 pm	ترجمۃ القرآن کلاس

خوشخبری، عید آفر

کرینکل شفون دوپٹہ 4P — 900
کلاسک لان 3P — 750
فردوس۔ کرسٹل اتحاد — 1400
مردانہ سوٹ — 600

لہنگا، برائڈل سوٹ، اور بوتیک ورائٹی انتہائی کم ریٹ پر حاصل کریں۔

ورلڈ فیبرکس
ملک مارکیٹ نزد یوٹیلیٹی سٹور ریلوے روڈ ربوہ
0476-213155

جرمن ٹیوشن

لاہور میں امیگریشن کے سلسلے میں جرمن زبان کے امتحان کی تیاری، جرمن دستاویزات کے ترجمے کے لئے

رابطہ: 0306-4347593

FR-10

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد/ طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

WARDA فیبرکس
تبدیلی آ نہیں رہی تبدیلی آ گئی ہے لان ہی لان
کرینکل شفون دوپٹہ 4P کلاسک لان 3P ڈیزائنر لان شرٹ پیلس
400/450/550 750/- 950/-
چیمہ مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ 0333-6711362

ربوہ کی مشہور دکان
عباس شوز اینڈ کھسہ ہاؤس
لیڈیز، بچگانہ، مردانہ کھسوں کی ورائٹی نیز لیڈیز کولا پوری چپل اور مردانہ پشاوری چپل دستیاب ہے۔
اقصیٰ چوک ربوہ: 0334-6202486

Hoovers World Wide Express
کوریئر اینڈ کارگو سروس کی جانب سے ریٹس میں حیرت انگیز حد تک کمی دنیا بھر میں سامان بھجوانے کیلئے رابطہ کریں
جلسوں اور عیدین کے موقع پر خصوصی رعایتی پیکجز
72 گھنٹے میں ڈلیوری تیز ترین سروس کم ترین ریٹس، پک کی سہولت موجود ہے
پورے پاکستان میں اتوار کو بھی پک کی سہولت موجود ہے
بلال احمد انصاری، سفیان احمد انصاری
شاپ نمبر 25 ہجویری سنٹر ملتان روڈ چوبرجی لاہور
0345 / 0321 4866677
0333-6708024, 042-37418584

خدمت اور شفاء کے 100 سال 1911ء سے 2011ء

عورتوں، مردوں اور بچوں کے مشہور معالج

ماہانہ پروگرام حسب ذیل ہے

خداوند کریم کی رحمت سے 100 سال کے عرصہ سے لاکھوں مایوس مریضوں کو صحت یاب کر کے دعائیں حاصل کر رہا ہے

(مرحوم) حکیم عبد الحمید اعوان
چشمہ فیض
مطب حمید کا مشہور دواخانہ

ہر ماہ کی 3-4-5 تاریخ کو فیصل آباد عقب دھوبی گھاٹ گلی نمبر 1/9 مکان نمبر P-234 فیصل آباد فون: 041-2622223 موبائل: 0300-6451011
ہر ماہ کی 6-7 تاریخ کو ربوہ (چناب نگر) دکان اقصیٰ چوک مکان نمبر P-7/C رحمان کالونی ربوہ ضلع جھنگ فون: 047-6212755,6212855 موبائل: 0300-6451011
ہر ماہ کی 10-11-12 تاریخ کو راولپنڈی NW-741 دکان نمبر 1 کالی ٹینکی نزد ظہور الٰہی اسٹاپ سید پور روڈ راولپنڈی فون: 051-4410945 موبائل: 0300-6408280
ہر ماہ کی 15-16-17 تاریخ کو سرگودھا 49 ٹیل مدنی ٹاؤن نزد سیکنڈری بورڈ آف ایجوکیشن فیصل آباد روڈ سرگودھا فون: 048-3214338 موبائل: 0300-6451011
ہر ماہ کی 18-19-20 تاریخ کو لاہور شاپ نمبر 4 بلاک 47/A قیصر پارک بالمقابل گرڈ اسٹیشن گلشن راوی روڈ لاہور فون: 042-7411903 موبائل: 0302-6644388
ہر ماہ کی 23-24 تاریخ کو ہارون آباد ضیا شہید روڈ ہارون آباد ضلع بہاولنگر فون: 063-2250612 موبائل: 0300-9644528
ہر ماہ کی 25-26-27 تاریخ کو ملتان حضوری باغ روڈ نزد پرانی کوتوالی گھنٹہ گھر ملتان فون 061-4542502 موبائل: 0300-9644528

ہیڈ آفس مطب حمید پنڈی بائی پاس نزد شیل پٹرول پمپ جی ٹی روڈ گوجرانوالہ
Tel:055-3891024, 3892571. Fax:+92-55-3894271 E-mail:matabhameed@live.com

سب آفس مطب حمید گرین بلڈنگ چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
Tel: 055-4219065, 055-4218534 E-mail: matabhameed@hotmail.com